وحید قیصر ندوی

# مشرقی پاکستان کی اردو صحافت

مولانا ناطق لکھنوی مرحوم نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "نظم اردو" میں ایک جگہ اردو کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :

" اردو کو ایک ایسا سرچشمہ تصور فرمائیے جو شمالی ہند کے پہاڑوں سے جاری ہوا، دہلی آکر دریا بنا، اس دریا سے بیسیوں شاخیں نکلیں، ایک بنگال کو گئی، ایک بہار کو، ایک اودھ کو اور ایک گجرات کو یہاں یہ شاخ تمام دکن میں پھیل کر ایک سمندر بن گئی۔ اودھ میں جو شاخ پہنچی اس کے پانی کو تمام ہندوستان خصوصاً آگرہ اور دہلی کے ادیبوں اور شاعروں نے جمع ہوکر لکھنؤ میں صاف کیا اور صاف کرکے تمام ملک میں نہریں دوڑا دیں۔"

مولانا ناطق کے بیان کے مطابق اردو کے چشمہ سے پھوٹنے والا جو دریا بنگال تک پہنچا تھا وہ کلکتہ اور مرشدآباد سے آگے نہ بڑھا۔ دریائے پدما کے اس پار اردو شاعری، نثر نگاری، اردو تاریخ و ادب، صحافت اور دوسری تمام صنف سخن دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی رہیں۔ سنہ ۱۸۰۰ء سے فورٹ ولیم کالج کی وجہ سے کلکتہ اردو کا سب سے بڑا مرکز بن گیا تھا وہاں سے اردو کے بہت سے ماہنامے، ہفت روزے اور روزنامے جاری ہوتے رہے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے مغربی بنگال کے انیسویں صدی کے جرائد میں ماہنامہ بنگال ہیرلڈ، ہفت روزہ اخباروں میں مرآت الاکبر، شمس الاکبر، ہفت روزہ آئینہ سکندر، روزناموں میں روزنامہ ماہ عالم افروز، روزنامہ سلطان الاخبار اور روزنامہ دارالسلطنت کے نام قابل ذکر ہیں۔

بیسویں صدی میں روزنامہ اخبارات میں عصر جدید، روزنامہ ہند، الہلال، الحق، انگارہ، آبشار، آزاد ہند وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ہفت روزہ اخبارات میں مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کا اخبار الہلال اور البلاغ خاص مقام کے مالک ہیں۔ ویسے کلکتہ سے ہفت روزہ اخبارات اس کثرت سے نکلتے رہتے ہیں کہ ان سب کا نام گنانے کے لیے بھی کافی وقت درکار ہوگا۔ کلکتہ کے ممتاز ہفت روزہ اخبارات میں زمانہ، رسالت، ضرب کلیم، نقاش، نظام، ہنٹر، الیچ، نیا سنسار اور اجالا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ماہناموں

ہیں جن ان، کسوٹی، مشرق، آفتاب کلکتہ اور باغبان کا نام گنا ناضروری ہے۔

## تقسیم سے پہلے کی صحافت

مشرقی پاکستان کی اردو صحافت کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے ہمیں ماضی کی طرف نگاہ دوڑانی ہے۔ ڈھاکہ میں ۱۹۰۶ء سے پہلے کسی بھی زبان کے اخبار یا رسالے کے اجرا کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ البتہ کھلنا اور سیرام پور سے ۱۸۶۰ء کے لگ بھگ دو ایک ہفت روزہ اخبار جاری ہوئے مگر ایک تو یہ کہ یہ مقامات کلکتہ سے دور تھے دوسرے ان اخبارات کا تعلق بعض زمینداروں کی اپنی ذات اور اپنی پبلسٹی سے تھا اس لیے ان کے نام صرف تاریخوں میں باقی ہیں۔

۱۹۰۶ء میں جب پہلی مرتبہ بنگال کی تقسیم عمل میں آئی اور ڈھاکے کو مشرقی بنگال کا دارالخلافہ قرار دیا گیا تو کلکتہ کے ہندو اخبارات نے اس تقسیم کو منسوخ کرانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ اس وقت مسلمانوں کا کوئی ایسا قابل ذکر اخبار یا رسالہ نہیں تھا جو ہندو اخبارات کا مقابلہ کر سکے اس لیے مشہور ادیب، شاعر مفکر، قومی رہنما، حکیم اور سیاسی مدبر، شمس الحکماء جناب مولوی حکیم حبیب الرحمٰن احسن مرحوم نے ڈھاکہ سے اردو کا ماہنامہ "المشرق" نکالا۔ اس رسالہ کے اغراض و مقاصد خود حکیم صاحب مرحوم نے یہ بیان کیے ہیں "المشرق کی اشاعت سے غرض بنگالے میں مسلمانوں کی قومی زبان اور انڈیا کی لنگوا فرینکا اردو کی توسیع و اشاعت کے ساتھ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی خدمت کرنا اور بالائے ہند کے برادران وطن سے تبادلۂ خیالات کے ذریعہ اتحاد اور یک جہتی کی روح پھونکنا ہے جو بلا اردو کے ناممکن ہے۔

اس رسالہ کے ادارتی نوٹ میں حکیم صاحب نے "پولیٹکل خودکشی" کے عنوان سے ہندو اخبارات کے پروپیگنڈوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"بنگالی اخباروں کے طرز تحریر اور درشت لہجے سے اب ہمارا کلیجہ منہ تک آگیا ہے اور ہم کچھ نہیں جانتے ہیں کہ آخر ہماری حالت کیا ہوگی۔ ہم اپنے لیڈروں اور اپنی بابت کونسی غلط پھبتی ہے جو روزانہ نہیں سنتے؟ ہمارے لیڈر کیوں بُرے ہیں؟ اس لیے کہ وہ پارٹیشن کے موید کیوں ہوگئے ہیں؟ پارٹیشن مسلمانوں کے لیے مفید ہے اس لیے ہم گالی کھاتے ہیں اور کچھ نہیں کہتے۔ ہندو اخبارات کی خصوصیت یہ ہے کہ مسلمانوں کے بڑے سے بڑے مجمع کو کم تعداد، کم مقدار، کم حیثیت لکھنا۔

یہ صرف ہندو اخبارات ہی کر سکتے ہیں۔ تف ہے اس تہذیب پر، اور تعلیم پر جس سے

انہیں یہ باتیں حاصل ہوئیں"۔

اس رسالہ کے پہلے شمارے میں حکیم حبیب الرحمٰن احسن مرحوم نے عرض حال کے عنوان سے یہ لکھا ہے:

"معزز مخدومو! عزیز دوستو! مدت کی آرزو اور دیرینہ تمنا یا بقول بعض پرانا خبط جو پکتے پکتے جنون تک پہنچ گیا ہے اس کا اثر المشرق کی صورت میں آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔ ہندوستانی بھائیو! بنگالی نژاد ہوں۔ یہ جیسی روکھی پھیکی بھات ہے قبول کیجیے۔ بنگالی ہم وطنو! یہ اپنے دور افتادہ مگر تم سے زیادہ تم پر مہربان بھائیوں سے رابطۂ اتحاد مضبوط رکھنے اور ان کے مفید خیالات سے واقف ہونے کا زبردست ذریعہ ہے۔ امید ہے کہ تمہاری سہل انگاری اس کو ضائع نہ کرے گی اور تم دونوں مل کر اس چھوٹے بچے کو جو ابھی پاؤں پاؤں چلتا ہے اپنے سہارے سے کھڑا کرو گے۔ خدا کی رحمت اور عنایت سے کیا بعید ہے کہ آہستہ آہستہ بڑا ہو۔ جوان ہو اور پھل پھول کر تمہیں کو اپنی کامیاب زندگی سے کوئی نفع پہنچا سکے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ——— آلودۂ محن احسن۔"

یہ رسالہ ایک سال سے زیادہ تک جاری رہا اس کے بعد یہ ماہنامہ ہفتہ وار میں تبدیل ہو گیا اور بعد میں بند ہو گیا۔

سنہ ۱۳۴۳ھ میں بولائی کشور گنج ضلع میمن سنگھ سے خالد بنگالی نے ایک ماہنامہ "اختر" بڑی آن بان کے ساتھ نکالا۔ "اختر" خالد صاحب کے والد کا تخلص تھا۔ وہ ایک بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ ان کی عربی اور فارسی کی پچاس سے اوپر تصانیف ہیں۔ خالد صاحب نے اپنے والد کی یادگار کے طور پر ہی یہ رسالہ نکالا تھا۔

سنہ ۱۹۲۱ء میں حکیم حبیب الرحمٰن نے دوبارہ ایک رسالہ "جادو" نکالا۔ یہ رسالہ تقریباً ڈھائی سال ان کی ادارت میں نکلتا رہا۔ بعد میں ڈھاکہ کے شاعر و ادیب خواجہ محمد عادل صاحب کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا۔ اس رسالہ نے مشرقی بنگال کی اردو صحافت میں ایک خاص نقش چھوڑا ہے۔

## تقسیم کے بعد کی اردو صحافت

تقسیم کے بعد تک ڈھاکہ یا مشرقی پاکستان کے کسی دوسرے شہر سے کسی بھی زبان کے کسی

اخبار یا رسالہ کا دور دور تک پتہ نہیں تھا۔ یہ فخر اردو ہی کو حاصل ہے کہ یہاں سے ۱۹۴۸ء میں سب سے پہلے اردو کا سہ روزہ اخبار مشرقی پاکستان جاری ہوا۔ اس وقت تک بنگلا اور انگریزی وغیرہ کے تمام اخبارات یا تو کلکتہ سے نکل رہے تھے یا کلکتہ سے ڈھاکہ منتقل ہونے کی فکر میں تھے۔

"مشرقی پاکستان" کے نکالنے میں جناب ڈاکٹر عندلیب شادانی، جناب مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب اور نہال عالم صاحب سہسرامی کا خاص ہاتھ ہے۔ مولانا عثمانی، ڈاکٹر شادانی اور نہال عالم صاحب سہسرامی کے مشترکہ سرمایہ سے یہ اخبار جاری ہوا۔ ڈاکٹر عندلیب شادانی کو اس اخبار کا نگراں مقرر کیا گیا اور مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب کو اس اخبار کا پہلا چیف ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد راقم الحروف کو بھی اس اخبار کی ادارت میں شریک کر لیا گیا۔ چنانچہ قمر عثمانی صاحب اور میں نے اس اخبار کو چلانا شروع کیا۔ انتظامی امور اور طباعت وغیرہ کے انتظامات کی ذمہ داری نہال عالم صاحب سہسرامی پر تھی جو اس کام میں بڑی دلچسپی لے رہے تھے۔ یہ اخبار عزیزیہ آرٹ پریس میں چھپتا تھا جس کے مالک ایس۔ اے عزیز صاحب تھے جنہوں نے بعد میں یہاں کا سب سے پہلا روزنامہ "پاسبان" نکالا۔ اخبار "مشرقی پاکستان" کا دفتر حکیم حبیب الرحمٰن روڈ پر حکیم صاحب مرحوم کے ہی ایک مکان میں تھا۔ اس اخبار نے بڑی تیزی سے ترقی کی چونکہ یہ مشرقی پاکستان کا پہلا اخبار تھا اس لیے حکومت نے بھی اشتہارات وغیرہ سے کافی مدد کی۔ ان دنوں خواجہ ناظم الدین صاحب یہاں کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اس اخبار کے مزاحیہ کالم میں کئی باران کے بارے میں بڑے دلچسپ انداز میں تبصرے کیے گئے تھے۔ جب یہ اخبار اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا تو اخبار کے مالکوں میں مالی امور پر نااتفاقی پیدا ہو گئی۔ جس کا نتیجہ اخبار کے بند ہو جانے کی صورت میں نکلا۔

۱۹۴۸ء کے وسط میں ایس۔ اے عزیز صاحب نے اپنے عزیزیہ آرٹ پریس سے روزنامہ "پاسبان" جاری کیا۔ اس کے پہلے ایڈیٹر وحید الدین نور ہنٹر اور نائب مدیر غلام احمد صاحب مقرر ہوئے۔ ہنٹر صاحب کی علاحدگی کے بعد غلام احمد صاحب نے ایڈیٹر اور ایس۔ اے عزیز صاحب نے اخبار کے نگراں کی حیثیت سے کام شروع کیا۔

"پاسبان" یہاں کا واحد روزنامہ ہے جو آج تک پابندیٔ وقت اور کامیابی سے چل رہا ہے۔ ہنٹر صاحب نے پاسبان سے الگ ہونے کے بعد روزنامہ "الہلال" جاری کیا جو تھوڑے دنوں کے بعد بند ہو گیا۔ ۱۹۵۵ء میں "پاسبان" کو حجازی پبلی کیشنز نے خرید لیا جس کے بعد اس اخبار کی

حالت پہلے سے بہت اچھی ہوگئی۔ آج کل اس کے ایڈیٹر مصطفےٰ احسن صاحب ہیں۔ کچھ دنوں پہلے تک رفیع احمد فدائی صاحب اس کے ایڈیٹر تھے۔

"مشرقی پاکستان" کے بند ہو جانے کے بعد نہال عالم صاحب نے یہاں سے دوسرا روزنامہ "پاکستان" جاری کیا۔ اس کی ادارت کی ذمہ داری قمر عثمانی صاحب کے سپرد تھی۔ اسی زمانہ میں نہال عالم صاحب نے "مفکر" اور "خواتین مشرق" نامی دو ماہنامے جاری کیے۔ ان دونوں جریدوں کی ادارت بھی قمر احمد عثمانی کے سپرد تھی۔ روزنامہ پاکستان کافی دنوں تک چلتا رہا۔ اس کے مدیروں میں مجید احمد فاروقی مراد اللہ منیری ندوی اور رفیع احمد فدائی کے نام قابل ذکر ہیں۔

۱۹۴۹ء میں یہاں سے شمیم پھلواروی کی ادارت میں ہفتہ وار "امین" جاری ہوا جو چند مہینوں میں بند ہو گیا۔ اس کے بعد ایک دوسرا ہفتہ وار "منشور" ۱۹۵۰ء میں مولانا عمر احمد عثمانی، راقم الحروف اور قمر احمد عثمانی کی ادارت میں نکلا۔ یہ اخبار ایک سال تک کامیابی کے ساتھ جاری رہا اور یہ ہفتہ وار جس کے روزانہ اخبار بنائے جانے کے سارے انتظامات مکمل ہو چکے تھے دفتر کی بدانتظامیوں کا اچانک شکار ہو گیا۔ اگر اللہ نے چاہا تو جلد ہی یہ اخبار میری ادارت میں یہاں سے دوبارہ جاری ہوگا۔

۱۹۵۴ء میں ایس۔ اے عزیز صاحب اور غلام احمد صاحب کے درمیان کسی بات پر ان بن ہوگئی تو غلام احمد صاحب "پاسبان" سے علاحدہ ہو گئے اور انہوں نے یہاں سے اپنا ذاتی اخبار روزنامہ "انقلاب" نکالا۔ انقلاب کے چیف ایڈیٹر وہ خود اور اس کا ایڈیٹر انہوں نے ظفر صدیقی مرحوم کو بنایا۔ یہ اخبار کافی مقبول ہوا۔ اخبار کی مقبولیت کے پیش نظر غلام احمد صاحب نے ایک شام کا اخبار "ہنگامہ" کے نام سے جاری کیا۔ "ہنگامہ" انقلاب کی موت کا پیامبر ثابت ہوا کیونکہ وہ تنہا دو اخبارات نہیں چلا سکتے تھے۔ چنانچہ یہ دونوں اخبارات آہستہ آہستہ بند ہو گئے۔ روزنامہ پاسبان کے بعد یہاں کا دوسرا قابل ذکر روزانہ اخبار "انگارہ" ہے جو یوسف رضوی صاحب کی ادارت میں کافی دنوں تک نکلا۔ ۱۹۵۹ء تک تو اس اخبار نے اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اخبار پھر نکل آئے۔ انگارہ کا ذکر یہاں کے شام کے اخبارات میں ہمیشہ اچھے لفظوں میں کیا جاتا ہے۔

انقلاب اور ہنگامہ کے بند ہونے کے بعد اختر لکھنوی صاحب نے ایک روزنامہ "من" کے نام سے جاری کیا تھا۔ جو کچھ دنوں چلنے کے بعد بند ہو گیا۔

یہاں کے اردو روزناموں میں "ستارہ" نے بھی اپنی ایک خاص جگہ پیدا کر لی تھی۔ اسے منشی علی احمد سحر، اور ضیائی بدایونی نے جاری کیا تھا۔ بعد میں اسے پاسبان کے سابق مالک ایس۔ اے عزیز صاحب نے عزیزیہ آرٹ پریس سے بڑی آب و تاب کے ساتھ نکالا۔ اس کی ادارت یونس احمر کے سپرد تھی جو ان دنوں پاسبان میں کام کر رہے تھے۔ اس اخبار نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنا ایک خاص مقام پیدا کر لیا مگر نہ جانے کن مجبوریوں کی بنا پر اچانک عزیز صاحب نے یہ چلتا ہوا اخبار بند کر دیا۔

ہفتہ واراخبارات میں "میزان" نے بھی یہاں کی اردو صحافت پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ یہ ہفتہ وار پہلے سید پور سے حضرت مولانا سلیم بہاری کی ادارت میں نکل رہا تھا۔ ۱۹۵۸ء میں "میزان" ڈھاکے سے میری ادارت میں نکلا۔ اس کی لکھائی، چھپائی، مضامین اور دیگر خصوصیات نے کافی لوگوں کو متاثر کیا۔ جب یہ اخبار خود کفیل ہو گیا تو ایک صاحب نے اس اخبار کو اپنی ذاتی ملکیت بنانا چاہا۔ جس کی وجہ سے آخر کار یہ اچھا خاصا اخبار بند ہو گیا۔

ماہناموں میں یہاں ڈاکٹر عندلیب شادانی کی ادارت میں نکلنے والے "ماہنامہ خاور" نے یہاں کے ادبی اور صحافتی حلقوں پر ایک گہرا اور انمٹ نقش چھوڑا ہے۔ بلا مبالغہ اب تک مشرقی پاکستان سے اس قدر بلند پایہ اور اچھا ماہنامہ نہیں نکلا ہے۔ یہ رسالہ ایک سال تک جاری رہا۔ ابھی حال ہی میں ایک ماہنامہ ندیم کے نام سے ارشد کاکوی نے نکالا ہے۔ اس رسالے سے بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ خدا کرے ارشد صاحب ندیم کو کامیابی کی منزل تک لے جائیں۔

اس سال کے شروع میں پاسبان کے سابق ایڈیٹر رفیع احمد فدائی صاحب نے ایک ہفت روزہ اخبار "شب رنگ" کے نام سے جاری کیا ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ فدائی صاحب اور اعزازی مدیر اظہر قادری صاحب ہیں۔ اس ہفتہ وار میں ہر مکتب فکر کے مذاق کی رعایت رکھی گئی ہے اس لیے امید کی جاتی ہے کہ یہ اخبار ضرور کامیاب ہو گا۔

۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۶۰ء تک مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں سے مختلف اوقات میں کئی ہفت نامے، پندرہ روزہ اخبارات اور ماہنامے نکلے ہیں۔ جنھوں نے یہاں کی اردو صحافت کو کچھ نہ کچھ ضرور دیا ہے۔ ان اخبارات و رسائل میں چاٹگام کا المہاجر، سید پور کا رباب، مولانا نسیم بہاری مرحوم کی ادارت میں نکلنے والا ماہنامہ "شہاب"، مطیع اللہ خاں کاوش کا "مشرق" چاٹگام۔ عبدالقادر صاحب کا ماہنامہ "دلربا" اور رفتار ڈھاکہ، مشعل ڈھاکہ، شاہین ڈھاکہ، نشیمن ڈھاکہ، نیز فلمی ماہنامہ "ستارے"

چاٹگام کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

۱۹۵۸ء میں ڈھاکے سے سردار بارہ بنکوی نے "آب و گل" کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا تھا۔ اس ماہنامے سے یہ توقع ہو چلی تھی کہ یہ ماہنامہ خاور کو پیچھے چھوڑ جائے گا۔ مگر کاغذ کی کم یابی بلکہ نایابی اور طباعت کی دشواریوں کی وجہ سے اس ماہنامے کے صرف دو پرچے چھپ سکے۔ بڑی ہی خوشی کی بات ہے کہ اب یہی ماہنامہ آب و گل مشرقی پاکستان رائٹرز گلڈ کے اردو سب ریجن کی طرف سے سہ ماہی رسالے کی صورت میں جلد ہی منظر عام پر آنے والا ہے۔ اس میں مشرقی پاکستان کے اہل قلم حضرات کے رشحات قلم شائع ہوا کریں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے انتظامات کے تحت آب و گل اردو صحافت میں یقیناً ایک اونچا مقام حاصل کرے گا۔

اردو صحافت کے سلسلے میں ان کالجوں اور اسکولوں کا تذکرہ کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جہاں سے برابر اردو کے رسالے نکلتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں رحمت اللہ ہائی اسکول کا ماہنامہ شاہین۔ قائد اعظم کالج میگزین۔ جگن ناتھ کالج میگزین اور میڈیکل کالج میگزین خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ مدرسہ عالیہ کے طالب علم بھی پابندی سے اردو کا میگزین نکالتے رہتے ہیں۔

یہاں کی ادبی انجمنوں میں "انجمن ادب" ایک خاص حیثیت کی مالک ہے۔ یہ مشرقی پاکستان کے نوجوان ادیبوں کی انجمن ہے۔ اس انجمن نے اپنی ادبی سرگرمیوں کا جائزہ لینے اور ادبی اور صحافتی حلقے کو اپنی کارگزاریوں سے واقف کرنے کے لیے حال ہی میں ایک ماہنامہ "انجمن ادب" کے نام سے سائیکلو اسٹائیل پر ٹائپ کر کے شائع کرنا شروع کیا ہے۔

نوجوان ادیبوں کی یہ کوشش نہ صرف مشرقی پاکستان میں بلکہ مغربی پاکستان میں بھی اپنی نوعیت کی واحد کوشش ہے۔

---


## مسلم ثقافت ہندوستان میں

مصنفہ عبد المجید سالک

مختصراً اس کتاب کی تالیف کا مقصد یہ بتانا ہے کہ مسلمانوں نے برصغیر پاک و ہند کو گزشتہ ایک ہزار سال کی مدت میں کن برکات سے آشنا کیا اور اس قدیم ملک کی تہذیب و ثقافت پر کتنا وسیع اور گہرا اثر ڈالا۔ قیمت ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ: سیکرٹری ادارۂ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور